تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	215 Code
Course Name:	علم التعلیم
Class:	Matric
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 3

سوال نمبر 1: بچوں کو درپیش عام نفسیاتی مسائل کی نشاندہی کریں۔ ان مسائل کے اسباب اور ممکنہ اثرات پر روشنی ڈالیں۔

جواب:

بچوں کو درپیش عام نفسیاتی مسائل:

بچوں کو اپنی نشوونما کے دوران مختلف نفسیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان مسائل کی نشاندہی، ان کے اسباب اور اثرات کا تجزیہ درج ذیل ہے:

1. احساس کمتری: (Inferiority Complex)

تعریف: وہ کیفیت جس میں بچہ اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر سمجھتا ہے اور اسے اپنی صلاحیتوں پر اعتماد نہیں ہوتا۔

اسباب:

- جسمانی کمزوری یا نقص (جیسے وزن میں کمی، قد میں کمی)
- ذہنی صلاحیتوں کی کمی
- گھر میں دوسرے بہن بھائیوں سے موازنہ
- والدین کی طرف سے مسلسل تنقید اور ڈانٹ ڈپٹ
- استاد کی طرف سے تضحیک اور تذلیل
- معاشی پسماندگی

ممکنہ اثرات:

- بچہ معاشرے سے کٹ کر رہ جاتا ہے
- خود اعتمادی ختم ہو جاتی ہے
- تعلیم میں دلچسپی نہیں رہتی
- شرمیلا اور تنہا رہنے والا بن جاتا ہے
- ذہنی اور جذباتی مسائل کا شکار ہو سکتا ہے

2. جذباتی عدم توازن: (Emotional Imbalance)

تعریف: وہ کیفیت جس میں بچہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتا اور بے جا غصہ، خوف یا محبت کا اظہار کرتا ہے۔

اسباب:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- گھر میں جھگڑے اور نااتفاقی
- والدین کی طرف سے لاپروائی
- محبت اور شفقت کی کمی
- خوف اور دہشت کا ماحول
- دوستوں اور ہم عمروں کا برا اثر

ممکنہ اثرات:

- بچہ جلد غصہ ہو جاتا ہے
- چیخنے چلانے کی عادت ہو جاتی ہے
- دوسروں کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں بنا پاتا
- تعلیم میں توجہ نہیں دے پاتا
- افسردگی اور بے چینی کا شکار ہو سکتا ہے

3.خوف اور فوبیا:(Fear and Phobia)

تعریف: خوف ایک فطری جذبہ ہے لیکن جب یہ حد سے بڑھ جائے اور کسی خاص چیز سے غیر معمولی خوف ہو تو اسے فوبیا کہتے ہیں۔

اسباب:

- والدین کا بچے کو ڈرا دھمکا کر کام کرانا
- کسی خوفناک واقعے کا مشاہدہ
- نامناسب کہانیاں اور فلمیں
- ماحول میں تحفظ کی کمی

ممکنہ اثرات:

- بچے کی شخصیت کمزور ہو جاتی ہے
- وہ آزادی سے کام نہیں کر پاتا
- معاشرتی میل جول سے گریز کرتا ہے
- تعلیمی کارکردگی متاثر ہوتی ہے
- ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے

4.جارحانہ رویہ:(Aggressive Behavior)

تعریف: وہ رویہ جس میں بچہ دوسروں کے ساتھ تلخی، لڑائی جھگڑا اور تشدد کا مظاہرہ کرتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

اسباب:

- گھر میں تشدد کا ماحول
- والدین کی طرف سے سخت سزا اور مار پیٹ
- تعلیمی اداروں میں استاد کی سختی
- دوستوں کی صحبت
- احساس کمتری

ممکنہ اثرات:

- بچہ معاشرے میں ناپسندیدہ ہو جاتا ہے
- دوست نہیں بنا پاتا
- تعلیمی اداروں میں سزا کا مستقل ہدف بنتا ہے
- مستقبل میں جرائم کا شکار ہو سکتا ہے

5.شرم وحیا کا حد سے زیادہ ہونا:(Excessive Shyness)

تعریف: وہ کیفیت جس میں بچہ دوسروں کے سامنے بولنے، اپنی بات کہنے یا کوئی کام کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے۔

اسباب:

- ضرورت سے زیادہ ڈانٹ ڈپٹ
- بچے کا مذاق اڑانا
- دوسروں کے سامنے بچے کی تضحیک کرنا
- بچے کو بار بار ڈرانا
- وراثتی عوامل

ممکنہ اثرات:

- بچہ اپنے حقوق کے لیے آواز نہیں اٹھا پاتا
- کلاس میں سوال نہیں پوچھ پاتا
- دوست نہیں بنا پاتا
- لیڈر شپ کی صلاحیتیں پیدا نہیں ہوتیں

6.تنہائی اور الگ تھلگ رہنا:(Isolation and Withdrawal)

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تعریف: وہ کیفیت جس میں بچہ دوسروں سے ملنا جلنا پسند نہیں کرتا اور اکیلے رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔

اسباب:

- گھر میں محبت کی کمی
- معاشرے میں قبولیت نہ ملنا
- دوستوں کی طرف سے تضحیک
- کسی صدمے یا حادثے کا شکار ہونا
- ذہنی کمزوری

ممکنہ اثرات:

- بچے کی ذہنی اور جذباتی نشوونما رک جاتی ہے
- وہ حقیقی دنیا سے کٹ کر خیالی دنیا میں جینے لگتا ہے
- تعلیم میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے
- مستقبل میں شدید نفسیاتی مسائل کا شکار ہو سکتا ہے

7. توجہ طلب رویہ (Attention Seeking Behavior):

تعریف: وہ رویہ جس میں بچہ دوسروں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے مختلف حرکات کرتا ہے۔

اسباب:

- بچے کی ضروریات کو نظر انداز کرنا
- دوسرے بہن بھائیوں پر زیادہ توجہ دینا
- بچے کی محبت کی ضرورت کو پورا نہ کرنا
- والدین کا بچے کو وقت نہ دینا

ممکنہ اثرات:

- بچہ شرارتی حرکات کرنے لگتا ہے
- جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے
- کلاس میں خلل ڈالتا ہے
- مستقبل میں معاشرے میں قابل قبول نہیں رہتا

سوال نمبر2:بچوں کے نفسیاتی مسائل کے حل میں اساتذہ اور والدین کا کردار واضح کریں۔ عملی مثالوں کی مدد سے وضاحت کریں۔

جواب:

بچوں کے نفسیاتی مسائل کے حل میں والدین کا کردار:

والدین بچوں کی نفسیاتی تربیت میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔والدین کے کردار کی تفصیل درج ذیل ہے:

1.محبت اور شفقت کا ماحول فراہم کرنا:

والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کے لیے گھر کو محبت اور شفقت کا گہوارہ بنائیں۔

عملی مثال: اگر بچہ کوئی غلطی کرتا ہے تو اسے مارنے یا ڈانٹنے کے بجائے پیار سے سمجھائیں کہ یہ عمل غلط کیوں ہے اور دوبارہ نہ کرنے کا طریقہ بتائیں۔

2.بچے کی ضروریات کو پہچاننا:

ہر بچے کی نفسیاتی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کی انفرادی ضروریات کو پہچانیں اور پوری کریں۔

عملی مثال: اگر بچہ اپنے چھوٹے بھائی کی وجہ سے کم توجہ محسوس کرتا ہے تو اسے خصوصی وقت دیں،اس کی بات سنیں اور اسے یقین دلائیں کہ وہ بھی اتنا ہی پیارا ہے۔

3.مثبت رویے کی حوصلہ افزائی:

بچے کے اچھے کاموں پر اس کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

عملی مثال: اگر بچے نے اپنا ہوم ورک خود کر لیا ہے تو اسے گلے لگائیں اور کہیں "شاباش،تم نے بہت اچھا کام کیا"۔اس سے اس کا اعتماد بڑھے گا۔

4.بچے کو سننا اور سمجھنا:

والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کی بات غور سے سنیں اور اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔

عملی مثال: جب بچہ سکول سے آکر کوئی واقعہ سنائے تو اسے پوری توجہ سے سنیں،اس کی رائے پوچھیں اور اسے محسوس کرائیں کہ اس کی بات اہم ہے۔

5.ڈانٹ ڈپٹ اور موازنہ سے بچنا:

بچے کا دوسرے بچوں سے موازنہ کرنا اور بلاوجہ ڈانٹنا نفسیاتی مسائل پیدا کرتا ہے۔

عملی مثال: "تمہارا بھائی تم سے کتنا اچھا ہے" کہنے کے بجائے بچے کی اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں اور اسے بہتر بنانے کی ترغیب دیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

6. بچے کو فیصلہ کرنے کی آزادی دینا:

بچے کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر فیصلہ کرنے کی آزادی دیں۔

عملی مثال: بچے سے پوچھیں کہ آج وہ کون سا کھانا کھانا چاہتا ہے یا کونسی شرٹ پہننا چاہتا ہے۔ اس سے اس میں خود اعتمادی پیدا ہو گی۔

بچوں کے نفسیاتی مسائل کے حل میں اساتذہ کا کردار:

اساتذہ بچوں کی دوسری ماں (والدین) کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کا کردار بھی بہت اہم ہے:

1. کلاس روم میں خوشگوار ماحول پیدا کرنا:

استاد کو چاہیے کہ وہ کلاس روم میں ایسا ماحول بنائے جہاں بچے خوف کے بغیر سوال پوچھ سکیں اور اپنی رائے دے سکیں۔

عملی مثال: کلاس میں بچوں کے ساتھ پیار اور شفقت سے پیش آئیں، ان کی غلطیوں پر ہنسیں نہیں بلکہ انہیں صحیح راستہ دکھائیں۔

2. ہر بچے کی انفرادی صلاحیتوں کو پہچاننا:

استاد کو چاہیے کہ وہ ہر بچے کی صلاحیتوں کو پہچانے اور اسی کے مطابق اس کی حوصلہ افزائی کرے۔

عملی مثال: اگر کوئی بچہ تصویریں بنانے میں اچھا ہے تو اسے دیوار پر تصویریں لگانے کا موقع دیں اور اس کی تعریف کریں۔

3. بچوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام دینا:

استاد کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ان کی ذہنی سطح اور صلاحیتوں کے مطابق کام دے۔

عملی مثال: کم ذہنی صلاحیت رکھنے والے بچے کو مشکل سوال دینے کے بجائے آسان سوال دیں تا کہ اسے کامیابی کا احساس ہو۔

4. بچوں میں اعتماد پیدا کرنا:

استاد کو چاہیے کہ وہ بچوں میں یہ احساس پیدا کرے کہ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

عملی مثال: جب بچہ کلاس میں کوئی سوال پوچھنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرے تو اسے حوصلہ دیں "تم پوچھ سکتے ہو، یہاں کوئی سوال چھوٹا یا بڑا نہیں ہے"۔

5. منصفانہ سلوک کرنا:

استاد کو چاہیے کہ وہ تمام بچوں کے ساتھ یکساں سلوک کرے۔ کسی بچے کو امیر یا غریب ہونے کی وجہ سے زیادہ اہمیت نہ دے۔

عملی مثال: امیر اور غریب بچوں کے درمیان کوئی فرق نہ کریں۔ ہر بچے کو یکساں موقع دیں اور سب کی یکساں تعریف یا تنقید کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

.6 جذباتی مسائل کی نشاندہی اور رہنمائی:

استاد کو چاہیے کہ وہ بچوں کے جذباتی مسائل کو پہچانے اور ان کی مناسب رہنمائی کرے۔

عملی مثال: اگر کوئی بچہ اچانک پڑھائی میں دلچسپی کھو بیٹھے یا ہمیشہ اداس رہے تو اسے قریب بلا کر وجہ پوچھے اور اسے یقین دلائے کہ وہ اس کا دوست ہے۔

.7 والدین کے ساتھ تعاون:

استاد کو چاہیے کہ وہ بچے کی تعلیمی اور نفسیاتی حالت کے بارے میں والدین کو باقاعدگی سے آگاہ کرتا رہے۔

عملی مثال: بچے کی ترقی کے بارے میں والدین کے ساتھ ملاقاتیں کریں، انہیں بتائیں کہ بچے کو کن مسائل کا سامنا ہے اور گھر میں کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

.8 مثبت نمونہ پیش کرنا:

استاد خود بچوں کے لیے ایک مثالی نمونہ ہوتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ خود اچھے اخلاق اور کردار کا مظاہرہ کرے۔

عملی مثال: استاد خود سچ بولے، وقت کی پابندی کرے، صفائی کا خیال رکھے اور بچوں سے نرمی اور شفقت سے پیش آئے۔

سوال نمبر 3: تعلم (Learning) کی تعریف کریں۔ جدید نظریات تعلم کی روشنی میں وضاحت کریں کہ تعلم بچوں کے رویوں اور عادات میں کس طرح تبدیلی پیدا کرتا ہے؟

جواب:

تعلم (Learning) کی تعریف:

تعلم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے فرد کے رویے، عادات اور تجربات میں نسبتاً مستقل تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی مشق، تجربے اور مشاہدہ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

مختلف مفکرین کی آراء میں تعلم کی تعریف:

1. **جان ڈیوی کے مطابق:** تعلم انسانی تجربے کی تنظیم نو کا نام ہے۔
2. **گیٹس اور دیگر کے مطابق:** تعلم وہ عمل ہے جس کے ذریعے فرد کے رویے ماحول کے ساتھ تعامل سے بدلتے ہیں۔
3. **کمبل اور دیگر کے مطابق:** تعلم وہ تبدیلی ہے جو مشق اور تجربے سے رویے میں واقع ہوتی ہے۔

جدید نظریات تعلم: (Modern Theories of Learning)

.1 طرز عمل کا نظریہ: (Behaviorism)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

اس نظریے کے مطابق تعلم محرکات اور ردعمل کے درمیان تعلق قائم کرنے کا نام ہے۔ اس نظریے کے مطابق:

- تعلم خارجی ماحول سے متاثر ہوتا ہے
- مشاہدے اور تقلید سے سیکھا جاسکتا ہے
- انعام اور سزا سے رویوں میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے

بچوں کے رویوں اور عادات پر اثرات:

جب بچہ کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اسے انعام دیا جائے تو وہ اس کام کو بار بار کرے گا۔ مثال کے طور پر، اگر بچہ ہر روز ہوم ورک کرتا ہے اور استاد اسے تحفہ دیتا ہے تو وہ ہوم ورک کرنے کی عادت ڈال لے گا۔

2. علمی نظریہ: (Cognitive Theory)

اس نظریے کے مطابق تعلم ذہنی عمل (سوچ، یادداشت، مسئلہ حل کرنے) کا نتیجہ ہے۔

بچوں کے رویوں اور عادات پر اثرات:

بچہ جب کسی مسئلے کو خود حل کرتا ہے تو اسے گہرائی سے سمجھتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر بچہ خود سوچ کر ریاضی کا مسئلہ حل کرتا ہے تو وہ اسے زیادہ دیر تک یاد رکھے گا اور دوسرے مسائل حل کرنے میں بھی یہی سوچ استعمال کرے گا۔

3. سماجی تعلم کا نظریہ: (Social Learning Theory)

اس نظریے کے مطابق بچے دوسروں کو دیکھ کر اور ان کی نقل کر کے سیکھتے ہیں۔

بچوں کے رویوں اور عادات پر اثرات:

بچے اپنے والدین، اساتذہ اور بڑوں کو دیکھ کر اچھی اور بری عادات سیکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر ماں باپ سچ بولتے ہیں تو بچہ بھی سچ بولنا سیکھے گا۔ اگر استاد وقت کی پابندی کرتا ہے تو بچے بھی وقت کی پابندی کرنا سیکھیں گے۔

4. تعمیری نظریہ: (Constructivism)

اس نظریے کے مطابق بچے اپنے تجربات سے خود علم کی تشکیل کرتے ہیں اور نئی معلومات کو پہلے سے موجود معلومات کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔

بچوں کے رویوں اور عادات پر اثرات:

بچے جب نئی چیزوں کو اپنے پرانے تجربات سے جوڑتے ہیں تو وہ بہتر سیکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر بچے کو سبزیوں کے نام سکھانے ہیں اور وہ پہلے سے پھلوں کے نام جانتا ہے تو پھلوں کے ناموں کی طرح سبزیوں کے نام سکھائے جاسکتے ہیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تعلم بچوں کے رویوں اور عادات میں تبدیلی کیسے پیدا کرتا ہے:

1.رویوں کی تشکیل:

- تعلم کے ذریعے بچے اپنے رویوں کو تشکیل دیتے ہیں
- وہ یہ سیکھتے ہیں کہ کون سا رویہ معاشرے میں قابل قبول ہے اور کون سا نہیں
- مثال: بچے سیکھتے ہیں کہ بڑوں کے سامنے ادب سے پیش آنا چاہیے

2.عادات کی تبدیلی:

- تعلم بری عادات کو تبدیل کر کے اچھی عادات پیدا کرتا ہے
- بار بار مشق سے عادات بنتی ہیں
- مثال: بچے کو ہر روز صبح جلدی اٹھنے کی مشق کرائی جائے تو وہ اس کی عادت ڈال لے گا

3.مسائل حل کرنے کی صلاحیت:

- تعلم بچوں میں مسائل حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے
- وہ مختلف حالات میں مناسب فیصلے کرنا سیکھتے ہیں
- مثال: بچہ گھر میں کھلونا ٹوٹنے پر اسے خود ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہے

4.تنقیدی سوچ:

- تعلم بچوں میں تنقیدی سوچ پیدا کرتا ہے
- وہ ہر بات کو بغیر سوچے قبول کرنے کے بجائے اس پر غور کرتے ہیں
- مثال: بچہ کسی اشتہار میں دی گئی بات پر فوراً یقین نہیں کرتا بلکہ اس کی سچائی جاننے کی کوشش کرتا ہے

5.جذباتی کنٹرول:

- تعلم بچوں کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا سکھاتا ہے
- وہ غصے، خوف اور محبت کے اظہار کے مناسب طریقے سیکھتے ہیں
- مثال: بچہ غصے میں چیخنے کے بجائے بات کر کے مسئلہ حل کرنا سیکھتا ہے

6.دوسروں کے ساتھ رویہ:

- تعلم بچوں کو دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا سکھاتا ہے
- وہ ہمدردی، تعاون اور محبت کے جذبات پیدا کرتے ہیں

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- مثال: بچہ اپنی چیز دوسروں کو بھی استعمال کرنے دیتا ہے

سوال نمبر4: بچوں کو درپیش تعلیمی مسائل کیا ہیں؟ ان مسائل کے حل کے لیے اسکول اور گھر کی سطح پر اختیار کیے جانے والے اقدامات بیان کریں۔

جواب:

بچوں کو درپیش تعلیمی مسائل:

بچوں کو اپنی تعلیم کے دوران مختلف قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان مسائل کی نشاندہی اور حل کے اقدامات درج ذیل ہیں:

1. پڑھائی میں دلچسپی کی کمی: (Lack of Interest in Studies)

اسباب:

- نصاب کا دلچسپ نہ ہونا
- تدریسی طریقوں میں یکسانیت
- اساتذہ کا سخت رویہ
- گھر میں پڑھائی کے لیے مناسب ماحول نہ ہونا

2. تعلیمی ادارے سے دوری: (Distance from Educational Institution)

اسباب:

- گھر سے سکول کا دور ہونا
- آمدورفت کے ذرائع کا نہ ہونا
- دیہاتوں میں سکولوں کی کمی

3. مالی مسائل: (Financial Problems)

اسباب:

- غربت اور معاشی پسماندگی
- فیس، کتابیں اور دیگر اخراجات برداشت نہ کر پانا
- بچے کو کام پر لگانے کی ضرورت

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

4.اساتذہ کی کمی اور تربیت کا فقدان:(Shortage of Teachers and Lack of Training)

اسباب:

- دیہاتوں میں خواتین اساتذہ کی کمی
- اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کا فقدان
- اساتذہ کا غیر ذمہ دارانہ رویہ

5.سکولوں میں بنیادی سہولیات کا فقدان:(Lack of Basic Facilities in Schools)

اسباب:

- پینے کے پانی کی سہولت نہ ہونا
- بیت الخلاء کا نہ ہونا
- فرنیچر کا نہ ہونا
- کلاس روم کا نہ ہونا یا خستہ حال ہونا

6.نصاب کا نامناسب ہونا:(Inappropriate Curriculum)

اسباب:

- بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق نصاب نہ ہونا
- عملی زندگی سے تعلق نہ ہونا
- زیادہ بوجھ

7.امتحانی نظام میں خامیاں:(Defects in Examination System)

اسباب:

- حفظ و یادداشت پر زیادہ زور
- تشریحی اور تجرباتی سوالات کی کمی
- غیر منصفانہ جانچ

8.لڑکیوں کی تعلیم میں رکاوٹیں:(Barriers in Girls' Education)

اسباب:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- دیہاتوں میں معاشرتی روایات
- لڑکیوں کے سکولوں کی کمی
- خواتین اساتذہ کی کمی
- پردے اور حفاظت کے مسائل

مسائل کے حل کے لیے اسکول کی سطح پر اقدامات:

1. دلچسپ اور پرکشش تدریس:

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ تدریسی طریقوں کو دلچسپ بنائیں۔ کھیل کے ذریعے پڑھائی کروائیں۔ نمونوں، چارٹس اور آڈیو ویژل ایڈز کا استعمال کریں۔

2. سکول کی سہولیات میں بہتری:

سکولوں میں پینے کے پانی، بیت الخلاء، فرنیچر اور دیگر بنیادی سہولیات کا انتظام کیا جائے۔ کلاس رومز کو روشن اور ہوادار بنایا جائے۔

3. اساتذہ کی تربیت:

اساتذہ کو باقاعدہ تربیتی پروگراموں میں شامل کیا جائے تاکہ وہ جدید تدریسی طریقوں سے واقف ہو سکیں۔

4. نصاب میں بہتری:

نصاب کو بچوں کی ذہنی سطح اور عملی زندگی کے تقاضوں کے مطابق بنایا جائے۔ نصاب میں تخلیقی اور عملی سرگرمیوں کو شامل کیا جائے۔

5. کھیلوں اور ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام:

سکولوں میں کھیلوں کے میدان، لائبریری، لیبارٹری اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جائے۔

6. اسکول اور والدین کا تعاون:

استاد اور والدین کے درمیان باقاعدہ رابطہ رکھا جائے۔ والدین سے بچے کی تعلیمی ترقی کے بارے میں بات کی جائے۔

7. امتحانی نظام میں بہتری:

امتحانی نظام میں تشریحی، تجرباتی اور تخلیقی سوالات کو شامل کیا جائے۔ صرف حفظ و یادداشت پر زور نہ دیا جائے۔

8. لڑکیوں کے لیے خصوصی انتظامات:

لڑکیوں کے سکولوں میں خواتین اساتذہ کی تعیناتی کی جائے۔ سکولوں کو گھروں کے قریب بنایا جائے۔ ٹرانسپورٹ کے انتظامات کیے جائیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

مسائل کے حل کے لیے گھر کی سطح پر اقدامات:

1.پڑھائی کا ماحول بنانا:

گھر میں بچے کے لیے پڑھنے کا ایک علیحدہ اور پر سکون کمرہ یا کونا بنایا جائے۔ وہاں روشنی اور ہوا کا مناسب انتظام ہو۔

2.وقت کا تعین:

بچے کے پڑھنے کے اوقات مقرر کیے جائیں۔ اسے روزانہ ایک خاص وقت پر پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔

3.وسائل کی فراہمی:

بچے کو کتابیں، کاپیاں، پنسل، قلم اور دیگر ضروری سامان مہیا کیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو اسے لائبریری کی سہولت بھی فراہم کی جائے۔

4.حوصلہ افزائی:

بچے کی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر اس کی تعریف کی جائے اور اسے انعام دیا جائے۔ اسے احساس دلایا جائے کہ تعلیم کتنی اہم ہے۔

5.اساتذہ سے رابطہ:

والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کے اساتذہ سے باقاعدگی سے ملاقات کریں اور بچے کی تعلیمی ترقی کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

6.بچے کو سننا:

بچے کے تعلیمی مسائل کو غور سے سنا جائے اور اسے حل کرنے میں اس کی مدد کی جائے۔

7.مثبت نمونہ پیش کرنا:

والدین خود پڑھنے کی عادت رکھیں تاکہ بچہ بھی انہیں دیکھ کر پڑھنے لگے۔

8.مالی مسائل کا حل:

اگر مالی مسائل ہوں تو بچے کو کسی سستی یا مفت سکول میں داخل کرایا جائے۔ وظائف اور امداد کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔

سوال نمبر5: بچوں کی ہمہ جہتی نشوونما میں رہنمائی (Guidance) کی اہمیت پر بحث کریں۔ وضاحت کریں کہ مؤثر رہنمائی تعلیمی اور نفسیاتی مسائل کے حل میں کیسے مددگار ثابت ہوتی ہے؟

جواب:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

رہنمائی (Guidance) کا مفہوم:

رہنمائی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے فرد کو اس کی صلاحیتوں، رجحانات اور ضروریات کو سمجھنے میں مدد دی جاتی ہے تاکہ وہ زندگی کے مختلف مسائل کو حل کر سکے اور بہتر فیصلے کر سکے۔ رہنمائی فرد کو صحیح راستہ دکھانے کا نام ہے۔

بچوں کی ہمہ جہتی نشوونما میں رہنمائی کی اہمیت:

بچوں کی شخصیت کے ہر پہلو (جسمانی، ذہنی، جذباتی، معاشرتی اور اخلاقی) کی افزائش کے لیے رہنمائی نہایت اہم ہے:

1. جسمانی نشوونما میں رہنمائی کی اہمیت:

رہنمائی بچوں کو صحت مند رہنے کے طریقے سکھاتی ہے۔ یہ انہیں متوازن غذا، مناسب ورزش اور صفائی کی اہمیت بتاتی ہے۔

مثال: رہنمائی کے ذریعے بچے کو بتایا جاتا ہے کہ صبح جلدی اٹھنا، نہانا، دانت صاف کرنا اور ورزش کرنا کتنا ضروری ہے۔

2. ذہنی نشوونما میں رہنمائی کی اہمیت:

رہنمائی بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مدد کرتی ہے۔ یہ انہیں صحیح طریقے سے مطالعہ کرنے، مسائل حل کرنے اور تنقیدی سوچ اپنانے کا طریقہ سکھاتی ہے۔

مثال: کوئی بچہ اگر ریاضی میں کمزور ہے تو رہنمائی کے ذریعے اسے سکھایا جاسکتا ہے کہ وہ مختلف طریقوں سے مسئلہ حل کرنے کی مشق کرے۔

3. جذباتی نشوونما میں رہنمائی کی اہمیت:

رہنمائی بچوں کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا سکھاتی ہے۔ یہ انہیں غصے، خوف، محبت اور دیگر جذبات کے مناسب اظہار کے طریقے بتاتی ہے۔

مثال: رہنمائی کے ذریعے بچے کو سکھایا جاسکتا ہے کہ غصہ آنے پر چیخنے کے بجائے گہری سانس لے یا کمرے سے باہر نکل کر ٹہل لے۔

4. معاشرتی نشوونما میں رہنمائی کی اہمیت:

رہنمائی بچوں کو معاشرے میں رہنے کے آداب سکھاتی ہے۔ یہ انہیں دوسروں کے ساتھ حسن سلوک، ہمدردی، تعاون اور احترام کے طریقے بتاتی ہے۔

مثال: رہنمائی کے ذریعے بچے کو سکھایا جاسکتا ہے کہ وہ بڑوں کے سامنے ادب سے پیش آئے، چھوٹوں سے پیار کرے اور اپنی چیز دوسروں کو بھی استعمال کرنے دے۔

5. اخلاقی نشوونما میں رہنمائی کی اہمیت:

رہنمائی بچوں میں اخلاقی اقدار پیدا کرتی ہے۔ یہ انہیں سچائی، دیانت داری، امانتداری اور انصاف کی اہمیت بتاتی ہے۔

مثال: رہنمائی کے ذریعے بچے کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ جھوٹ بولنے سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے اور سچ بولنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

6. تعلیمی نشوونما میں رہنمائی کی اہمیت:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہماراواٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

رہنمائی بچوں کے تعلیمی مسائل حل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ انہیں مناسب نصاب، مضامین اور پیشوں کے انتخاب میں راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

مثال: ایک بچہ جو میٹرک کے بعد کیریئر کے بارے میں الجھن میں ہے، رہنمائی کے ذریعے اسے اس کی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق صحیح راستہ دکھایا جاسکتا ہے۔

مؤثر رہنمائی تعلیمی اور نفسیاتی مسائل کے حل میں کیسے مددگار ثابت ہوتی ہے:

تعلیمی مسائل کے حل میں رہنمائی کا کردار:

1. **مطالعے کے مؤثر طریقے سکھانا:** رہنمائی بچوں کو مطالعے کے مؤثر طریقے سکھاتی ہے جیسے نوٹس بنانا، خلاصہ لکھنا، وقت کا صحیح استعمال کرنا۔
2. **نصاب اور مضمون کا انتخاب:** رہنمائی بچوں کو ان کی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق نصاب اور مضامین کے انتخاب میں مدد دیتی ہے۔
3. **امتحان کی تیاری:** رہنمائی بچوں کو امتحان کی تیاری کے طریقے بتاتی ہے جیسے پچھلے سالوں کے پرچوں کا مطالعہ، اہم نکات کو یاد کرنا۔
4. **پیشہ ورانہ رہنمائی:** رہنمائی بچوں کو مستقبل کے پیشوں کے بارے میں آگاہ کرتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ کون سا پیشہ ان کی صلاحیتوں کے مطابق ہے۔
5. **تعلیمی کمزوریوں کو دور کرنا:** رہنمائی بچوں کی تعلیمی کمزوریوں کو پہچانتی ہے اور انہیں دور کرنے کے طریقے بتاتی ہے۔

نفسیاتی مسائل کے حل میں رہنمائی کا کردار:

1. **احساس کمتری کا خاتمہ:** رہنمائی بچوں میں احساس کمتری کو ختم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ انہیں ان کی صلاحیتوں سے روشناس کراتی ہے اور خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔

مثال: جو بچہ اپنی کمزوریوں کی وجہ سے پریشان ہے، اسے بتایا جائے کہ ہر انسان میں کچھ خوبیاں اور کچھ کمزوریاں ہوتی ہیں اور وہ اپنی خوبیوں پر توجہ دے۔

2. **جذباتی عدم توازن کا علاج:** رہنمائی بچوں کو جذباتی طور پر متوازن بناتی ہے۔ یہ انہیں سکھاتی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر کیسے قابو پائیں۔
3. **خوف اور فوبیا کا خاتمہ:** رہنمائی بچوں کے خوف اور فوبیا کو ختم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ یہ انہیں بتاتی ہے کہ خوفناک چیزوں کے بارے میں منطقی سوچیں۔
4. **جارحانہ رویے کی اصلاح:** رہنمائی بچوں کے جارحانہ رویے کو تبدیل کرکے ان میں نرمی اور شفقت پیدا کرتی ہے۔
5. **تنہائی اور الگ تھلگ رہنے کی عادت میں بہتری:** رہنمائی بچوں کو معاشرے میں شامل ہونے، دوست بنانے اور دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنے کے قابل بناتی ہے۔
6. **توجہ طلب رویے کی اصلاح:** رہنمائی بچوں کو مناسب طریقوں سے توجہ حاصل کرنے کے طریقے سکھاتی ہے۔

مؤثر رہنمائی کے اصول:

1. **انفرادی فرق کا احترام:** ہر بچے کی اپنی انفرادی صلاحیتیں اور ضروریات ہوتی ہیں، رہنمائی کرتے وقت ان کا خیال رکھنا چاہیے۔
2. **صبر و تحمل:** رہنمائی کے لیے صبر اور تحمل کا ہونا ضروری ہے۔ بچے کو ایک بار میں سب کچھ سمجھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔
3. **محبت اور شفقت:** رہنمائی محبت اور شفقت کے ساتھ ہونی چاہیے۔ سختی اور ڈانٹ ڈپٹ سے بچے کی نفسیات پر منفی اثر پڑتا ہے۔
4. **بچے کی بات سننا:** رہنمائی کرتے وقت بچے کی بات کو غور سے سننا چاہیے اور اس کے جذبات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
5. **مثبت نمونہ پیش کرنا:** رہنما (والدین، استاد) کو خود اچھا نمونہ پیش کرنا چاہیے تاکہ بچہ انہیں دیکھ کر سیکھے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔